جو فیضِ مے کدۂ عشق سے رہا محروم
گناہ مستیٔ علم و نظر سے بچ نہ سکا

دلِ مکدّر

جو دل بہ جوہرِ غم باصفا نہیں ہوتا
قسم خدا کی کسی کام کا نہیں ہوتا
جمالِ یار نظر آئے کس طرح اس میں
مکدر آئینہ صورت نما نہیں ہوتا

خامیٔ عشق

خونبار نہیں دیکھا ابھی دیدۂ نمناک
شاید کہ نہیں زخمِ جگر حاملِ صد چاک
ہو جائے گی حاصل تجھے معراجِ محبت
بن جائے گی جس روز فغاں نالۂ بیباک

نقشِ حیات

سمجھ بہ فکرِ رسا معنیٔ حیات و ممات
زوال آپ ہے خود ضامنِ وجود ثبات
مٹا دیا تھا اسے موت نے جہاں اک دن
ابھر رہا ہے وہیں سے پھر آج نقشِ حیات

سبک روی

ہو بوئے گل کہ رنگ نغمہ ساز
سبک رو ہے یہاں ہر صاحبِ راز
کبھی صحنِ چمن کی وسعتوں میں
نظر آئی تجھے شبنم کی پرواز